از شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

قرآنی نظام

اپنے لیے ماحول خود بناتا ہے

الحمد للہ کہ پاکستان کی اسلامی مملکت قائم ہوچکی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کی مجلس دستور ساز میں قراردادِ مقاصد بھی منظور ہوچکی ہے کہ یہاں قرآن و سنّت کے ماحول میں اسلامی نظامِ حیات جاری کیا جائے گا۔ پاکستان کے قیام کا حقیقی مقصد یہی تھا کہ ہمیں ایک ایسا خطۂ ارضی مل جائے جہاں مسلم قوم کو قدرت حاصل ہو کہ وہ تمام و کمال اسلامی آئین و قوانین جاری کرے اور اللہ تعالیٰ و رسول اللہؐ کے دین کو غالب اور سربلند کرے۔ بعض مغرب زدہ لوگ جو اپنی اسلامی بصیرت کھوچکے ہیں اور خفاش کی طرح ظلمت سے نکل کر روشنی میں آنے کا ارادہ نہیں رکھتے بلکہ اوروں کا بھی راستہ روکنا چاہتے ہیں ان کا یہ کہنا ہے کہ "چودہ سو سال کا معاذ اللہ فرسودہ نظام اس نئی روشنی کی دنیا میں کہاں چل سکتا ہے؟" لیکن جو نہی دنیا طرح طرح کی روشنیوں کے باوجود کروڑوں برس کے فرسودہ شمس و قمر سے ہنوز بے نیاز نہیں ہوسکی تو چودہ سو برس کے قرآنی نظام سے اس کا آنکھیں چرانا کہاں تک حق بجانب ہوسکتا ہے؟ قراردادِ مقاصد سے پہلے بعض لوگوں نے جو مسلمانوں کی قیادت کا دم بھرتے ہیں۔ یہ بھی کہا کہ قرآنی نظام چلانے کے لیے ابھی ماحول تیار نہیں لیکن قرآن جس وقت دنیا میں آیا اگر ماحول کی تیاری اور فضا کی سازگاری کا انتظار کرتا تو شاید قیامت تک بھی یہ ختم نہ ہوتا۔ قرآن تو اپنے لیے ماحول خود بناتا ہے اور قرآنی نظام کے نافذ ہونے سے بڑی حد تک فضا بدلنے لگتی ہے۔ آپ سعودی عرب کی حکومت ہی کو دیکھ لیجیے۔ صرف دو، تین چوروں کا ہاتھ کٹنے سے حجاز جیسے ملک میں چوری کا بیج باقی نہیں رہا اور متنورین کو یہ سن کر تعجب ہوگا اور شاید افسوس بھی کہ حجاز میں ٹنڈوں اور لنجوں کا کوئی بڑا شہر تو کجا چھوٹا سا گاؤں بھی کہیں نظر نہیں آتا۔ آسمانی قانون کے اجراء کی یہی برکت ہے کہ اصل جرم کی سزا جرم کو روکتی ہے۔ مجرم کو جیل میں بھیج کر پکّا اور ڈگری یافتہ مجرم نہیں بنایا جاتا۔ (خطباتِ عثمانی ص ۲۸۲)